قسط۴

تاریخ جموں و کشمیر

تحریر: عبد الوہاب خان

7-1947 مہاراجہ کشمیر نے حکم نامہ جاری کر دیا کہ اہل کشمیر (مسلمان اکثریت) ہر قسم کا اسلحہ حکومت کے پاس جمع کرائیں۔

8-1947 راشٹریہ سیوک سنگھ R.S.S اور سکھوں کے مسلح دستے کشمیر پہنچنے لگے۔

15-8-47 مہاراجہ نے فی الحال کشمیر کا الحاق نہ کرنے کا اعلان کیا اور الحاق کے لئے مہلت طلب کی اور پاکستان سے عدم مداخلت کا معاہدہ کر لیا۔

20-8-1947 حکومت پاکستان نے مہاراجہ کشمیر سے اپیل کی کہ وہ مسلمانان کشمیر کی حفاظت کا معقول بندوبست کرے۔

مسلمانوں کی طرف سے بھارتی تسلط کے خلاف احتجاجی مظاہروں میں اضافہ ہوتا گیا۔

کشمیر میں مارشل لاء نافذ کیا گیا۔

انگریزی کمان میں جو امن فوج تھی اس کے مسلم اور غیر مسلم فوجیوں نے اپنے اپنے ہم مذہبوں پر فائرنگ کرنے سے انکار کر دیا۔ جس پر یہ فوج توڑ دی گئی۔ اور ہر ملک کی فوج کو اپنی سرحد پر امن قائم کرنے کی ذمہ داری سونپی جسے بھارتی فوج نے بری طرح پامال کیا۔

3-9-1947 دھلی کے نواح میں مسلم کش فسادات شروع ہوئے۔

4-9-1947 پاکستانی حصے میں آئے ہوئے عملے اور سامان کو دہلی سے کراچی پر امن طور پر روانہ کرنے کے لئے دہلی میں برائے نام کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ لیکن R.S.S اور سکھ دہشت گردوں کے مسلح کارکن دندناتے پھرتے رہے۔

5-9-1947 ریاست جوناگڑھ اور اس سے متصل چھوٹی سی ریاست مناودر کے مسلم حکمرانوں نے پاکستان سے الحاق کا اعلان کیا۔

پاکستان نے ان کا الحاق منظور کر کے حکومت ہند کو مطلع کر دیا۔

انہوں نے جواب دیا کہ یہ فیصلہ تقسیم ہند کے اصول کے منافی ہے۔

5-9-1947 کا قرول باغ دہلی میں میٹرک کا امتحان دیتے ہوئے بہت سے مسلمان طلباء کو ذبح کر دیا گیا۔

6-9-1947 گاندھی کے بھتیجے شملداس نے بمبئی میں رہ کر جوناگڑھ کی عبوری حکومت بنائی اور جوناگڑھ پر حملہ شروع کر دیا۔

پاکستان ان تمام ریاستوں کے معاملات کو استصواب رائے سے حل کرانے کا شریفانہ مطالبہ کرتا رہ گیا اور ہندوستان مختلف حیلوں بہانوں سے قبضہ کرنے لگا۔

7-9-1947 لودی اور ویلنگٹن کے اڈوں پر ہزاروں مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔

8-9-1947 دہلی اور نئی دہلی میں مسلمان پولیس کی غالب اکثریت کو غیر مسلح کیا گیا قتل و خونریزی میں یہ اہل اسلام پر سخت ترین دن تھا۔

9-9-1947 دہلی میں مسلمانوں کی 10,000 لاشوں پر پٹرول چھڑک کر جلادیا گیا۔

12-9-1947 مہاراجہ کشمیر نے اہل کشمیر کی تحریک سے خوفزدہ ہو کر پریس نوٹ جاری کر دیا کہ امن وامان کی صورتحال قابو سے باہر ہو رہی ہے۔

14-9-1947 تک دہلی میں تقریباً 25000 مسلمان قتل ہوئے۔

دہلی سے باہر جانے کے ہر راستے پر غارتگری کا مکمل انتظام تھا۔

تقسیم ملک اور انتقال آبادی کے دوران اندازاً 5,00,000 مسلمان قتل یا اغواء ہوئے۔

تقریباً 65,00,000 لٹے پٹے مہاجر' عزیزوں کی جدائی سے دلبرداشتہ اور دہشت گردی سے ذہنی چوٹ کھا کر اور جسمانی طور پر زخمی ہو کر پاکستان پہنچے اور مغربی پاکستان سے تقریباً 55,00,000 ہندو اور سکھ ہندوستان گئے۔ اس طرح نوزائیدہ پاکستان کی آبادی میں 10,00,000 کا اضافہ ہوا۔

10-1947 انڈیا نے ریاست جوناگڑھ پر باقاعدہ حملہ کر دیا اور نواب آف جوناگڑھ نے کراچی آکر پناہ لی۔

22-10-1947 مسلح قبائلیوں کے دستے اپنے مسلمان کشمیری بھائیوں کی مدد کے لئے ایبٹ آباد سے گزر کر کشمیر وارد ہوئے اور پوری ریاست میں مسلح بغاوت کا آغاز ہوا۔

24-10-1947 مسلح مجاہدین نے اہل کشمیر کے تعاون سے سری نگر پاور سٹیشن پر قبضہ کر لیا۔ کشمیر میں آزادی کی تحریک نے زور پکڑا۔

24-10-1947 کشمیر کے مفتوحہ علاقے میں آزاد حکومت کا اعلان کر دیا گیا اور مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کے رکن سردار محمد ابراہیم خان کو آزاد کشمیر کا صدر بنایا گیا۔

پہلی کابینہ میں کرنل علی احمد شاہ نائب صدر اور چوہدری عبداللہ خان بھلی' خواجہ غلام دین وانی' سید نذیر حسین شاہ و خواجہ ثناء اللہ شمیم وزراء مقرر ہوئے۔

25-10-1947 مجاہدین آزادی مہاراجہ کے محل سے صرف 3 میل دور پہنچ گئے۔ اس گھبراہٹ میں مہاراجہ نے ماؤنٹ بیٹن سے فوجی امداد کی اپیل کی۔

آدھی رات کو مہاراجہ اپنے خاندان سمیت سری نگر سے بھاگ کر جموں پہنچا۔

27-10-1947 ماؤنٹ بیٹن نے ایک سکھ بٹالین طیاروں کے ذریعے سری نگر بھیج دیا۔

27-10-1947 بھارتی افسر وی پی مینن جموں آیا اور مہاراجہ سے الحاق کے دستاویز پر دستخط کرنے کو کہا۔

بھاتی فوج طیاروں کے ذریعے کشمیر پہنچتی رہی۔

شیخ عبداللہ حال ہی میں جیل سے رہا ہو کر آیا تھا۔ اسے ریاست کا انتظام چلانے کی دعوت دی گئی۔

V.P مینن نے مہاراجہ کی طرف سے الحاق کی دستاویز ماؤنٹ بیٹن کو پیش کی۔

حکومت پاکستان نے اس الحاق نامے کو مسترد کر کے UNO کی سلامتی کونسل سے احتجاج کیا۔

محمد علی جناح کی تجویز پر مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں دونوں فریق ممالک کے گورنر جرنلوں اور وزرائے اعظم کی مشترکہ کانفرنس منعقد کرنے کے لئے :

29-10-1947 کی تاریخ طے ہوئی۔ لیکن پنڈت نہرو نے علالت کے بہانے اسے ملتوی کرا دیا۔

1-11-1947 انڈیا کی 20,000 مسلح فوج نے ریاست جوناگڑھ پر قبضہ کر کے حکومت پاکستان کو اطلاع دی کہ ریاستی دیوان کی درخواست پر بھارت نے ریاست کا انتظام سنبھال لیا ہے۔

ریاست حیدر آباد کا رقبہ 82,000 مربع میل اور آبادی 1,60,00,000 تھی۔ 14% مسلمان تھے اور نواب نے قائداعظم کی تجویز پر آزاد حیثیت برقرار رکھنے کا اعلان کیا۔ لیکن ماؤنٹ بیٹن نے الحاق ہند پر مجبور کر دیا۔

18-11-1947 پنڈت جواہر لال نہرو نے تجویز پیش کی کہ دونوں ملک UNO سے جلد از جلد کشمیر میں رائے شماری کروانے کی درخواست کریں۔

حریت پسند کشمیریوں اور انکے معاون مسلح مجاہدین کے سامنے ہندو فوج بے بس ہونے لگی تو بھارت نے UNO سے جنگ بندی کی فریاد کی۔

قائد اعظم نے پاکستانی کمانڈر انچیف کو حکم دیا "March in to Kashmir"

جنرل گریسی نے اس حکم پر عمل نہ کیا' اور وفاقی کابینہ نے بھی حمایت نہ کی۔

قائد کو کہنا پڑا: "My Cabinet had cold feet" میری کابینہ بزدل تھی۔

لیاقت علی خان نے UNO کے حکم پر سیز فائر کا اعلان کر دیا۔

میدان جنگ میں ہماری بہادری میدان سیاست کی کمزوری کو نہ دبا سکی۔

پاکستان نے جیتی بازی مذاکرات کی بھینٹ چڑھا کر ہار دی۔

29-11-1947 نواب اور حکومت ہند کے مابین معاہدے کے مطابق ریاست کو کچھ خود مختاری ملی۔

نواب نے حکومت پاکستان کو 20,00,00,000 روپیہ قرضہ دیا۔ جسے حکومت ہند نے مداخلت کرتے ہوئے خصوصی آرڈیننس سے منسوخ کروادیا۔

12-1947 پاک وہند کے وزرائے اعظم کے مابین مسئلہ کشمیر پر دو ملاقاتیں ہوئیں۔

31-12-1947 بھارت نے مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ میں پیش کر دیا' پاکستان نے اس کا خیر مقدم کیا۔

1-1-1948 UNO کی سلامتی کونسل نے دونوں ملکوں پر زور دیا کہ کشمیر سے اپنی فوجیں ہٹالیں تاکہ اقوام متحدہ کی زیر نگرانی آزادانہ استصواب رائے ہو سکے۔

دونوں ملک فوجوں کے انخلاء کے لئے مشترکہ کمیٹی کے قیام پر بھی متفق ہو گئے۔

20-1-1948 UNO کے سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر S/38 پاس ہوئی کہ مسئلہ کشمیر آزادانہ استصواب رائے سے حل کیا جائے۔

21-1-1948 سلامتی کونسل نے UNCIP "اقوام متحدہ کا کمیشن برائے پاک وہند" قائم کیا۔

6-2-1948 سلامتی کونسل نے جموں وکشمیر کو متنازعہ علاقہ قرار دیتے ہوئے دونوں ملکوں سے کہا

(۱) کونسل کے تحت بات چیت کیلئے آمادہ ہوں۔

(۲) تشدد اور محاذ آرائی ختم کرنے میں باہم تعاون کریں۔

(۳) کشمیر سے فوجوں اور مسلح افراد کا انخلاء ممکن بنائیں۔

2-1948 کشمیر کے مسلمان فوجی افسروں نے کرنل مرزا حسن کی قیادت میں حصول آزادی کیلئے خفیہ فوجی کونسل بنائی اور گلگت بلتستان میں باقاعدہ تحریک آزادی شروع کر دی۔

کونسل نے پٹرولنگ کے بہانے آزاد فورس کے مجاہدین کا استقبال کیا۔

کیپٹن نیک عالم کو اصل صورت حال سے آگاہ کر کے اعتماد میں لیا گیا۔

میجر اسلم کی قیادت میں رضاکاروں نے کارروائی جاری رکھی۔

کیپٹن حسن خان کی قیادت میں درہ زوجی لہ کی طرف ایک دستہ (Tiger Force) بھیجا گیا۔ جس نے گلگت، استور اور چلم سے گزر کر 120 میل برفانی علاقہ چیتے کی سی پھرتی سے طے کر کے بانڈی پورہ کا علاقہ زوجی لہ درہ تک آزاد کرا لیا۔

میجر احسان علی کی قیادت میں ایک دستہ IBEX FORCE روندو کے راستے بلتستان روانہ ہوا جس نے ڈوگرہ فوج کو سکردو چھاؤنی میں محصور کر لیا اور چھاؤنی کے گرد مورچے قائم کئے۔

چھری اور رونجی سے سکھ پلاٹون سکردو کی طرف روانہ ہو گئے۔

16-2-1948 روندو کے 40 رضاکاروں نے مقامی اسلحہ لے کر ڈمبوداس پر مورچہ قائم کر لیا۔

انہوں نے سکھ فوج پر اچانک حملہ کر کے 26 ڈوگرہ سپاہیوں اور ایک J.O.C کو گرفتار کر لیا۔

18-2-1948 چھری کے مقام پر مجاہدین حریت اور ڈوگرہ فوج میں معرکہ ہوا جس میں ڈوگروں نے شکست کھائی۔ مجاہدین نے دشمن سے حاصل شدہ اسلحہ لے کر دریائے سندھ کے پار سندوس سے سکردو چھاؤنی پر فائرنگ شروع کی۔

چھاؤنی میں کرنل تھاپا کر کی قیادت میں ڈوگرہ فوج فروری تا اگست 1948 محصور رہی۔

ڈوگروں نے چھاؤنی سے مجاہدین پر گولے برسائے۔

کورو کے مقام سے کرگل کی طرف فوجی فون لائن کاٹ دی گئی۔

سکردو کے وزیر وزارت امر ناتھ کو مقامی حریت پسندوں نے قتل کر دیا۔

اس کے ساتھ سکردو میں ڈوگرہ سول حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ لیکن فوجی تسلط برقرار رہا۔

ڈوگرہ فوج نے طیش میں آ کر چھاؤنی سے شدید فائرنگ کی اور مجاہدین حریت واپس روانہ ہونے لگے۔

فوج نے چھاؤنی سے نکل کر حریت پسندوں کے حمایتی معززین کو گرفتار کر لیا اور چھاؤنی کے گرد

مورچے قائم کر لئے۔

سکردو کے راجہ محمد علی شاہ نے بھرپور تعاون کا یقین دلا کر مجاہدین کو دوبارہ بلایا۔ اس دوران بعض مجاہد کوارد وسے کھر پوچو قلعہ پر فائرنگ کر کے مجاہدین کی موجودگی کا احساس دلاتے رہے۔

اس جنگ آزادی میں جموں و کشمیر کی 6 انفنٹری، گلگت سکاؤٹس، چترال کے رضاکاروں اور مقامی رضاکاروں نے حصہ لیا۔

22-2-1948 کرگل سے بریگیڈیئر فقیر سنگھ کی قیادت میں ڈوگرہ کمک آنے کی اطلاع ملی جو کہ مہاراجہ ہری سنگھ کا معتمد خاص اور تجربہ کار سپہ سالار تھا۔ کرگل سے ڈوگرہ کی z بریگیڈ کے 2 بٹالین براستہ کھرمنگ سکردو آرہے تھے۔

کرنل کرپال سنگھ کشمیر لائٹ انفنٹری بٹالین کے ساتھ کرگل سے روانہ ہوا تھا۔

کرنل سمپورن سنگھ اپنی 5 کشمیر لائٹ انفنٹری بٹالین کے ساتھ تیاری کر رہا تھا۔

اس تازہ کمک کو روکنے کیلئے کیپٹن نیک عالم کی قیادت میں 6 انفنٹری فوج کے مسلمان سپاہیوں، گلگت سکاؤٹس اور مقامی حریت پسندوں نے سکردو سے 19 کلو میٹر مشرق میں تھورگو پڑی پر مورچہ بندی کی۔

لیفٹننٹ محمد علی اور محمد خان نے ایمبش کے انتظامات کئے۔

کیپٹن نیک عالم نے دریائے سندھ کے شمالی طرف میدان نربو چنگ میں مورچے لگائے۔

16-3-1948 پہلی ڈوگرہ بٹالین جو 350 سپاہیوں پر مشتمل تھی جب تھورگو پڑی پر ایمبش زون میں پہنچی ان پر تینوں اطراف سے اچانک حملہ کیا گیا اور پہاڑ سے پتھر بھی لڑھکائے گئے۔ قلی اور گھوڑے بھاگ نکلے، اکثر سپاہی دریا میں کود پڑے۔ بریگیڈیئر فقیر سنگھ سمیت اکثر فوجی ہلاک ہوئے 135 بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

4-1948 کرگل سے کرنل کرپال سنگھ کی بٹالین 660 فوجیوں کے ساتھ وادی کھرمنگ سے آرہی تھی میجر احسان علی نے کیپٹن محمد خان کو 200 منتخب سپاہیوں پر مشتمل 3 پلاٹون کے ساتھ پرکوتہ ایمبش کے لئے بھیجا۔ انہوں نے ایک مناسب جگہ مورچے قائم کئے۔

کرپال سنگھ سامنے میدان میں اپنی فوج سے خطاب کرنے لگا تو ان پر اچانک حملہ کیا گیا 450 قتل

ہوئے' 16 مشین گنیں' L.M.G 48 اور گولہ بارود کا ذخیرہ ہاتھ لگا اور باقی فوجی بھاگ نکلے۔

21-4-1948 UNO کی سلامتی کونسل نے مسئلہ کشمیر کو استصواب رائے سے حل کرنے کے سلسلے میں پاک بھارت مشترکہ موقف کو اتفاق رائے سے سراہا۔

حریت پسندوں نے بھگوڑے سپاہیوں کا پیچھا کیا۔ اور ثابت کیا کہ مجاہد کی نظر میں UNO' سلامتی کونسل 'مذاکرات وغیرہ کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

میجر اسلم نے ایک اور دستہ (اسکیمو) کرگل بھیجا جو درہ برزل کے راستے برف کراس کر کے گلتری اور دراس سے گزر کر کرگل پہنچا تو وہاں ڈوگرہ فوج پولو کھیل سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ وہ اچانک حملے کا سامنا نہ کر پائے 30 لاشیں اور 20 قیدی چھوڑ کر بھاگ نکلے اور کرگل آسانی فتح ہو گیا۔

فتح کرگل کے بعد اسکیمو اور آئیکس کے دونوں دستے زوجی لہ گئے اور کیپٹن حسن خان کے ساتھ مل کر زوجی لہ کے علاقوں میں پوزیشن مستحکم کر لی۔

6-1948 بھارت نے نہتے جانبازوں کے خلاف ایک بریگیڈ فوج جھونک دی اور ٹینکوں کی مدد سے زوجی لہ پر قبضہ کر لیا۔

26-6-1948 بھارتی جہاز سکردو چھاؤنی میں محصور فوجیوں کے لئے راشن وغیرہ ڈراپ کرنے لگے جس کا اکثر حصہ چھاؤنی سے باہر گر کر حریت پسندوں کے ساتھ لگتا تھا۔

محاصرہ برقرار رکھنے کے لئے مقامی نوجوانوں پر مشتمل بلتستان نیشنل گارڈ قائم کیا گیا۔ ایک گروپ استور جا کر پندرہ دنوں میں "3.7 دہانے والی دو توپیں اور توپچی لے آئے۔ ایک توپ سندوس میں اور دوسرا ڈویژن میں چنار کے پاس نصب کر کے چھاؤنی پر فائرنگ کی گئی۔

14-8-1948 محصورین پہلے ہی ڈوگروں کی پے در پے شکست اور مزید کمک سے ناامیدی کی وجہ سے بوکھلاہٹ کے شکار تھے طوالت محاصرہ پر مستزاد اس بھرپور حملے کی تاب نہ لا سکے اور کرنل تھاپا کر نے باقاعدہ ہتھیار ڈال دیے۔ اس طرح بلتستان کا 108 سالہ دور غلامی ختم ہوا جو 1840 میں گلاب سنگھ کے قبضے سے شروع ہوا تھا۔ (جاری ہے)